13735-ویزااور سامبا کریڈٹ کارڈ

سوال

، اوراگر یہ کارڈ گولڈن ہو تواس کی قیمت (548) ریال ہے اوراگر سلور ہو تواس کی قیمت (245) ریال ہے جواس کارڈ کو حاصل کرنے والے نے سالانہ فیس کی مد میں بنک کو ادا کرنا ہوتی ہے.

اوراس کارڈ کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ جس کے پاس یہ کارڈ ہو وہ بنک کی شاخوں سے بطور ادھار جتنی رقم چاہے نکلوا سکتا ہے، اور یہ رقم زیادہ سے زیادہ چون (54) یوم کے اندر ادا کرنی ہوتی ہے، اوراگر نکلوائی گئی یہ ادھار رقم مقررہ مدت کے اندر ادا نہ کی جائے تو بنک نکلوائی گئی ادھار رقم کے ہر سو ریال پر فائدہ لیتا ہے جو ایک ریال اور پچانوے ہللے (1.95) ہے، اور اسی طرح بنک کارڈ ہولڈر سے ہر بار نقد رقم نکلوانے کی فیس ہر سو ریال نکلوانے پر (3.5) ریال لیتا ہے، یا پھر ہر نقد رقم نکلوانے پر زیادہ سے زیادہ (45) ریال لیتے ہیں.

اور کارڈ ہولڈران مارکیٹوں سے جو اس بنک کے ساتھ لین دین کرتے ہیں بغیر کسی نقد رقم کے ادا کیے خریداری کر سکتا ہے، اور یہ خریداری اس پر بنک کا ادھار ہوگا، اور جب وہ خریداری کی قیمت کی ادائیگی چون یوم سے تاخیر کر دے تو بنک کارڈ ہولڈر سے اس خریداری کے ہر سو ریال پر (1.95) ریال فائدہ لیتے ہیں.

لہذا اس کارڈ کے استعمال کا حکم کیا ہے ؟ اوراس بنک کے ساتھ اس کارڈ سے استفادہ کرنے کے لیے سالانہ اشتراک کرنا کیسا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ سوال مستقل فتوی کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا تواس کا جواب تھا :

اگر تواس کارڈ (سامبا ویزا) کا حال یہی ہے جیسا بیان کیا گیا ہے تو سودی کاروبار کرنے والوں کی جانب سے یہ ایک نئی پیشکش اور لوگوں کا ناحق اور حرام طریقہ سے مال کھانا اور انہیں گنہگار کرنا اوران کی کمائی اور معاملات کو پراگندہ اور خراب کرنا ہے.

اور یہ دور جاہلیت کے سود کے حکم سے خارج نہیں جو شریعت مطہرہ میں حرام ہے (یا تو آپ اس کی ادائیگی کریں یا پھر سود) لہذا اس طرح کے کارڈ جاری کرنے اوران کے ذریعہ لین کرنا جائز نہیں.

اوراللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اوران کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا کہنا تھا :

الجواب :

اس طریقہ پر معاہدہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں سود ہے اوروہ ویزا کارڈ کی قیمت ہے، نیز اس میں یہ بھی ہے کہ اگر ادائیگی میں تاخیر ہوگئی تو سود لازم کر دیا جاتا ہے. اھ

واللہ اعلم.